



سوال

(363) امام سے نماز کی طوالت کی شکایت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام نماز جو چار رکعت پر مشتمل ہو جیسے عشاء کی نماز کتنی دیر پر مشتمل ہوتی تھی کیونکہ ہمارے یہاں ایک مسئلہ یہ درپیش آیا ہے کہ کچھ لوگوں نے ہماری مسجد کے امام صاحب سے شدید اختلاف کیا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی نماز پڑھانے سے منع کیا اور آپ لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ چار رکعت کی نماز امام صاحب نے پندرہ منٹ سے کبھی اوپر پڑھائی ہو۔ پندرہ منٹ کے اندر اندر نماز تمام ہو جاتی ہے لیکن اس پر بھی اعتراض ہے۔؟ براہ کرم اس حدیث کی وضاحت فرمادیں جس میں لمبی نماز پڑھانے سے منع کیا گیا ہو اس حدیث میں جو مذکور ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے لمبی نماز پڑھائی تو وہ کتنی لمبی نماز تھی۔؟ دوسرا یہ کہ قراءت کا دورانیہ رکوع، اور سجد کی تسبیحات کی تعداد سنت سے قریب ترین کیا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز اگرچہ طویل و قصر دونوں طرح پڑھنا ہی جائز ہے، مگر یہ لوگوں کی قوت برداشت پر منحصر ہے نہ کہ امام کی خواہش پر کہ وہ طویل و قصر میں سے جس سنت کا چاہیے انتخاب کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقلی نماز عموماً طویل پڑھا کرتے تھے، مگر فرض نماز نسبتاً مختصر ہوتی تھی۔ آپ نے فرض نماز میں مقتدیوں کا خیال رکھنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسه فلیطول ماشاء" (صحیح بخاری: ۷۰۳)

اگر تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مختصر کرے کیونکہ ان میں کوئی بیمار، ناتوان اور بوڑھے بھی ہیں اور جب اکیلے اپنے لئے نماز ادا کرے تو جتنا چاہے اسے لمبا کرے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جنہوں نے عشاء کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی تھی، فرمایا تھا کہ

"اکیا تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنا چاہتے ہو، تم سورۃ اللیل، سورۃ الشمس وغیرہ پڑھا کرو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیوں کا اتنا زیادہ خیال رکھتے تھے کہ بسا اوقات لمبی نماز کا ارادہ کرتے مگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتے تھے۔



سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إني لأقوم في الصلاة أريد أن أطول فيها فأسمع بكاء الصبي" (متفق عليه)

میں جب نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو میں اسے لمبا کرنا چاہتا ہوں۔ پھر بچے کا رونا سنتا ہوں تو میں اس کی ماں پر مشقت کو ناپسند کرتے ہوئے اپنی نماز کو مختصر کر دیتا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے نماز کو طویل کرنے کا معاملہ لوگوں کی برداشت پر منحصر ہے، امام کی مرضی پر نہیں کہ وہ جس سنت کا چاہیے انتحاب کرے جس میں طویل نماز اور مختصر نماز کے ہر ایک کیلئے مناسب اور مختلف پیمانے ہیں۔

چار رکعت نماز اگر جہری ہو تو پندرہ منٹ ایک مناسب ٹائم ہے، زیادہ طویل نہیں ہے، لیکن سری نماز جیسے ظہر و عصر تو ان کے لئے مناسب ٹائم تقریباً دس منٹ ہونا چاہیے۔

رکوع و سجود کی تسبیحات کی کم از کم تعداد تین ہے، اس سے کم نہیں ہونی چاہیے، البتہ زیادہ جتنی مرضی آپ پڑھ لیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1